Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۲۹ شہادت ۱۳۵۴ ہش ۲۹ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۹۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

کل ضعف کی تکلیف نسبتاً زیادہ رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ۔

ربوہ ۲۹ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

کل چکروں کی وجہ سے طبیعت بہت خراب رہی ۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت شام کے وقت عموماً خراب ہو جاتی ہے ۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج امریکہ مشن نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کے سابق مبلّغ مکرم صوفی عبد الغفور صاحب کے دل کا اپریشن نیویارک کے میڈیکل سنٹر ہسپتال میں ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے احباب سے مکرم صوفی صاحب کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (وکالتِ تبشیر)

مکرم نسیم احمد صاحب سرفراز ٹیچر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ ۔ فروری ۱۹۷۵ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کا نام نصیر احمد برہان تجویز ہوا ہے ۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے بچے کے خادمِ دین ، صاحبِ اقبال و عمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(سید معین احمد شاہ ٹیچر گورنمنٹ سیکنڈری سکول کینما (سیرالیون)

خاکسار کی اہلیہ کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا مگر تا حال زخم مندمل نہیں ہوا اور نقاہت بہت ہے ۔ احبابِ کرام صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں ۔

(عبد المنان شاہد مربّی سلسلہ ساہیوال)

مکرم مولوی محمد دین صاحب مربّی سلسلہ کا لڑکا عزیز اقبال احمد بعمر ۱۲ سال پانچ چھ دن سے بیمار ہے اور بیہوش ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہے ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی کو اپنا شعار بناؤ

اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو تا کہ تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ

"میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حقِ ہمدردی بجا لاؤ ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے ۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں ۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت بنو ۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزادی تمہارا شیوہ ہو ؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اسکے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں ۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو ۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اسکے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ۔ ترقی کرو ۔ ترقی کرو ۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں ۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے ۔"

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد)

پبلشر :- مسعود احمد ⁂ پرنٹر :- سید عبد الحی ⁂ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁂ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۵۴ ہش
۲۹ اپریل ۱۹۷۵ء

ایک شیطانی وسوسہ اور اسکی ہلاکت آفرینی

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو انسان کا کھلا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ کھلا دشمن ہونے کے باوجود وہ جھوٹی خیر خواہی کے پردہ میں انسان کو ورغلاتا ہے اور اس طرح نیکیاں بجالانے سے اُسے محروم کر دیتا ہے۔ اکثر و بیشتر وہ یہ چال چلتا ہے کہ انسان کو معمولی نوعیت کے موہوم نقصان سے ڈراتا ہے اور جب انسان اُس کے بہکائے میں آکر اُس موہوم نقصان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اُسے بہت بڑے نقصان کی طرف دھکیل دیتا ہے اس طرح انسان ہلاکت کے گڑھے میں گرے بغیر نہیں رہتا۔

اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ شیطان بظاہر انسان کا خیر خواہ بن کر اُس کے دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر وہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریگا تو وہ محتاج ہو جائے گا۔ جب انسان اُس کے بہکائے میں آکر محتاجی کے ڈر سے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے سے باز رہتا ہے تو وہ اسے ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس مال کو بے حیائی کے کاموں میں خرچ کرے اور عیش و عشرت میں زندگی گزارے۔ اس طرح وہ انسان کو موہوم محتاجی سے ڈرا کر اُسے تباہی کے کنارہ پر پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس کے اِس انتہائی خطرناک فریب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَ یَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَ فَضْلًا ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۙ صلے یُّؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
(البقرہ آیت ۲۶۹، ۲۷۰)

ترجمہ:- شیطان تمہیں (ایک طرف خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر) محتاجی سے ڈراتا ہے اور (دوسری طرف نفسانی خواہشات پر خرچ کرنے کی ترغیب دلاکر) بے حیائی کی تلقین کرتا ہے۔ اور اللہ تم سے (انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں) ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے (شیطان کے فریب سے بچانے والی) حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جسے (یہ) حکمت عطا کی گئی ہو تو سمجھو کہ اسے بہت ہی نفع رساں چیز مل گئی۔ اور (یاد رہے کہ) عقلمندوں کے سوا نصیحت بھی کوئی حاصل نہیں کیا کرتا۔

جہاں تک محتاجی کے موہوم خطرہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جو شخص اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ اُس کے مال میں برکت ڈالتا ہے اور اُسے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۴۶)

ترجمہ:- کیا کوئی ہے جو اللہ کو اپنے مال کا ایک اچھا حصہ قرض کے طور پر دے تاکہ وہ اسے اس کے لئے بہت بہت بڑھائے۔ اللہ کی یہ بھی سنّت ہے کہ وہ اپنے بندہ کا مال لیتا ہے اور پھر اسے بڑھاتا ہے اور آخر تمہیں اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہے کہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے محتاجی لاحق ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ جو شخص بھی اپنا مال اُس کی راہ میں خرچ کرتا ہے خدا تعالیٰ اُس کے مال کو بڑھاتا ہے۔ کتنا بڑھاتا ہے؟ اسے اللہ تعالیٰ نے دو مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔ ان میں سے پہلی **مثال** اُس نے پھلوں کے باغ کی دی ہے چنانچہ فرماتا ہے:-

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبْوَۃٍ اَصَابَھَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُکُلَھَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْھَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۶)

ترجمہ:- اور جو لوگ اپنا مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کی حالت اُس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو اور جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو تھوڑی بارش ہی اُس کے لئے کافی ہو جائے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔

یعنی جس طرح تیز بارش ہونے سے پھلوں کا باغ کئی گنا پھل دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے نتیجہ میں وہ کئی گنا بڑھتا ہے اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں محتاجی کے ڈر کا سوال ہی کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔

دوسری مثال اللہ تعالیٰ نے زمین میں بوئے جانے والے اُس اناج کے بیج کی دی ہے جو کئی سو گنا ہو کر اُگتا ہے جس کی وجہ سے کھلیان بھر جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کے اِس فعل کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا بہت جاننے والا ہے۔

بھلا جب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے جانے والے مال کی مثال اُس بیج کی ہے جو سات سو گنا ہو کر بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اُگتا ہے تو پھر محتاجی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں تو رزق میں بے انداز کشائش کی ضمانت ملتی ہے۔

اِس کے بالمقابل شیطان کے ترغیب دلانے پر نفسانی خواہشات کی تکمیل پر اپنا مال خرچ کرنے کو اللہ تعالیٰ نے ایسی سخت اور شدید سرد ہوا سے تشبیہ دی ہے جو پہلے سے اُگی ہوئی کھیتی کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے اور انسان سب کچھ تباہ و برباد ہو جانے کے نتیجہ میں کوڑی کوڑی کو محتاج ہو کر رہ جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْھَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَکَتْہُ ؕ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۱۸)

ترجمہ:- جو کچھ یہ لوگ اِس قریب کی زندگی کے متعلق (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے دنیا کی زینتوں اور آسائشوں پر) خرچ کرتے ہیں اُس کی حالت اُس ہوا کی حالت کی طرح ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسی قوم کی کھیتی پر چلے جس نے اپنے آپ پر (انفاق فی سبیل اللہ سے منہ موڑ کر) ظلم کیا ہو پھر وہ اُسے تباہ کر دے۔ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ ہاں! یہ (انفاق فی سبیل اللہ سے منہ موڑ کر) اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کر رہے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب شیطان لوگوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی صورت میں فقر یعنی محتاجی سے ڈراتا ہے تو وہ دراصل یہ چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں پر کشائشِ رزق اور فراخی کے دروازے بند ہو جائیں اور جب وہ انہیں دنیوی آسائشوں پر خرچ کر کے بے حیائی کی ترغیب دیتا ہے تو اِس سے اُس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ تباہ و برباد ہو جائیں اور محتاجی میں مبتلا ہو کر دوسروں کے دستِ نگر بن جائیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے انسانوں کا کھلا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔ انسان کی عافیت اِسی میں ہے کہ وہ شیطان کے پیدا کردہ وسوسہ میں نہ آئے بلکہ اپنا مال دُنیا کے عیش و آرام اور لہو و لعب میں خرچ کرنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنے نہ کہ اُس کے قہر اور غیظ و غضب کا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جو کچھ ہم نے اُنہیں دیا ہے اُس میں سے وہ خفیہ طور پر بھی اور ظاہر طور پر بھی ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اِس معاملہ میں ہرگز بھی بخل سے کام نہیں لیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا (مسیح موعود)

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

عنوان مضمون بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ایک طویل نظم کا مصرع ہے ــ یہ نظم دیگر مضامین کے علاوہ اسلام کی عظمت و شوکت، قرآن مجید کی عظمت و فضیلت اور اپنے آقا و مطاع احمد مختار سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع اور وہم و گمان سے برتر مقام کے دلائل و براہین پر بھی مشتمل ہے ۔

مذکورہ بالا مصرع میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ خیر و برکت کا سرچشمہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس ہے اور بانی جماعت احمدیہ نے جو مرتبہ و مقام پایا ہے اور جس قدر اللہ تعالےٰ کے فیضان و عرفان اور اسلام کی صداقت کے عظیم الشان نشان آپ کو ملے ہیں اور تائید ایزدی اور نصرت خداوندی آپ کے شامل حال رہی ہے اور جو کرامات و معجزات اور برکات و فیوض غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں خدائے ذوالجلال کی طرف سے آپ کو عطا ہوئے ہیں وہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہو کر اور حضور اکرمؐ کی کامل اطاعت و اتباع کر کے اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں عطا ہوئے ہیں چنانچہ اس عظیم حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

(۱) "اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا ۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴)

(۲) "خدا نے مجھے میرے بزرگ و واجب الاطاعت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی و دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبیہ دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے ۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۵)

(۳) "ہمارا مذہب یہ ہے کہ جس قدر فیوض اور برکات کوئی شخص حاصل کر سکتا ہے اور جس قدر تقرب الی اللہ پا سکتا ہے وہ صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت اور کامل محبت سے پا سکتا ہے ورنہ نہیں ۔ آپ کے سوا اب کوئی راہ نیکی کی نہیں ۔"

(لیکچر لدھیانہ صفحہ ...)

اسی اہم حقیقت کو آپ اپنے منظوم عربی کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ ؎

وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا
وَفِیْ کُلِّ اٰنٍ مِنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

"اور اللہ کی قسم میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں آپ کی روشنی سے ہی منور ہو رہا ہوں"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے سید الانبیاء حضور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت میں اس قدر اپنے آپ کو فنا کیا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی اُمّی، حکیم و دانا نبیؐ اور علوم روحانی و ربانی کے معلم اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کا معلم اور استاد بنا دیا ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے الہام میں آپ کو یہ مژدہ سنایا کہ اے "غلام محمد" !

کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَ
تَعَلَّمَ ۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸)

"تجھے تمام برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملی ہیں ۔ پس بہت ہی مبارک ہے وہ جس نے تجھے علوم سکھائے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت ہی مبارک ہے وہ جس نے یہ علوم سیکھنے کی سعادت پائی یعنی احمد قادیانی علیہ السلام" حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی شاگردی کا جو شرف حاصل ہوا ۔ اُس پر آپ بڑا ہی فخر کرتے ہیں جس کا اظہار آپ کے کلام میں جا بجا ملتا ہے ۔ مثلاً ایک عربی شعر میں اپنی اس عظیم سعادت کا اس طرح تذکرہ فرماتے ہیں کہ :۔ ؎

وَرِثْتُ عُلُوْمَ الْمُصْطَفٰی فَاَخَذْتُہَا
وَکَیْفَ اَرُدُّ عَطَاءَ رَبِّیْ وَاَفْخَرُ

"اور مجھے علوم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ورثہ میں ملے ہیں جنہیں میں نے بعد ادب و احترام اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اپنے رب کی اس عطا و بخشش کو رد کر کے معصیت کا مرتکب ہو جاؤں" ۔

اس عظیم نعمت کا ذکر ایک فارسی شعر میں یوں فرماتے ہیں کہ ؎

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

"اسلامی روحانی اور قرآنی علوم و معارف کا یہ بہتا ہوا چشمہ جس کا پانی میں خلق خدا کو تقسیم کر رہا ہوں یہ درحقیقت میرے محسن و معلم اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے سمندر میں سے صرف ایک قطرہ آب ہے" پس محمد مصطفےٰؐ کے کمالات کے سمندر کی وسعت کا کوئی کیا اندازہ کر سکتا ہے ؟

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشق و غلام کس فخر کے ساتھ اپنی اس خوش بختی کا دُنیا میں اعلان کرتا ہے کہ ؎

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

"محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں عجیب نوری نور ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک اور برگزیدہ بندوں اولیاء و انبیاء کی جو جواہر پاروں اور موتیوں سے بھری کان بنائی ہے اس کان میں سب سے دلکش تر اور سب سے زیادہ چمکنے والا لعل تاباں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ دونوں جہانوں میں مجھے ایک بھی ایسا انسان نظر نہیں آتا کہ جو انسان کامل خیر البشر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سی شان و شوکت رکھتا ہو ۔ اسی لاثانی شان رکھنے والے اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ سے پڑھا ہوا شاگرد ہوں ۔ اور حضور اکرمؐ کے سوا میں کسی اور استاد کا نام تک نہیں جانتا ۔ اے میرے آقا میرے سردار محمد عربیؐ میری جان تجھ پر فدا ہو قربان ہو کہ تو نے ہی میری جان کو اپنے عشق کے نور سے منور کیا ہے ۔"

حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ کی تالیفات و تصنیفات عشق رسولؐ سے بھری پڑی ہیں آپ کی ہر کتاب کا ہر صفحہ عشق رسولؐ سے معمور ہے اور آپ کے کلام کے لفظ لفظ سے حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و برتری اور عظمت و جلالت شان کا اظہار ہوتا ہے ۔ آپ نے اپنی جان کا ہر ذرہ اور اپنی خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں کی پوری قوت اطاعت و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت و اہمیت سے دنیا کو روشناس کرانے میں صرف کر دی آپ کی بے شمار تحریرات میں سے چند شروع میں پیش کی جا چکی ہیں اور چند ایک ذیل میں درج کر کے منصف مزاج اور خدا ترس قارئین سے درد مندانہ گزارش ہے کہ وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ انصاف کا فیصلہ کریں کہ جو انسان اپنے آقا و سردار و سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ والہانہ عقیدت و محبت رکھتا ہے اور جس کے کلام کا لفظ لفظ عشق رسولؐ میں ڈوبا ہوا ہے کیا اس شخص اور اس کی جماعت کو اپنے آقا و مطاع کے وجود سے علیحدہ وجود قرار دیا جا سکتا ہے ۔

اب ذرا ملاحظہ فرمائیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مندرجہ ذیل تحریرات ۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ :

"تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ۔"

(سراج منیر صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔"
(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۴ حاشیہ در حاشیہ)

"میرا مذہب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادھر ادھر جانا بے ایمانی میں پڑنا ہے۔"
(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۰۳)

"میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔"
(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۳۳، ۲۳۴)

اپنے منظوم اردو کلام میں آپ بارگاہِ رسالت میں اپنا ہدیہ عقیدت ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں کہ

وہ پیشوا ہمارا جس کا ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

آخر میں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہی اس اعلان و اقرار پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۱۷۶)

محترم میاں عطا محمد صاحب بنگوی مرحوم کا ذکر خیر

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جڑانوالہ

میرے محترم بھائی میاں عطا محمد صاحب بنگوی مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائل پور مورخہ ۷ ر دسمبر ۱۹۷۴ء بوقت پونے سات بجے شب تقریباً ۸۲ برس کی عمر میں ربوہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بھائی صاحب مرحوم کی نماز جنازہ ۸ ر دسمبر صبح ۹ بجے کے قریب محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی چونکہ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی تدفین کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم ۱۸۹۲ء میں بمقام بنگہ ضلع جالندھر محترم میاں اللہ بخش صاحب کے ہاں پیدا ہوئے ۱۹۰۷ء میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۵ برس کی عمر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی سنایا کرتے تھے کہ میری بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرسی پر رونق افروز تھے استاذی المکرم حضرت مولوی غلام نبی صاحب نے مجھے بچہ سمجھ کر بھیڑ میں سے گذرتے ہوئے حضور اقدس کے بالکل قریب کر دیا اور میں حضور کے گھٹنوں کے ساتھ ٹیک کر کھڑا ہو گیا تھا۔ بوقت بیعت احباب نے جوش محبت کی بنا پر تیزی سے اپنے ہاتھوں کو حضور کے ہاتھ پر رکھ دیا اور میرا ہاتھ نیچے پانچویں نمبر پر تھا۔

ابتدائی دینی تعلیم حضرت مولوی غلام نبی صاحب اور حضرت بھائی جی احمد خان صاحب لدھیانوی (جو حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے عقیدتمندوں میں سے تھے) سے حاصل کی۔ ترجمہ قرآن کریم اور دیگر ابتدائی درسی کتب انہی سے سبقاً سبقاً پڑھی تھیں۔ بچپن سے ہی اپنے والد کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آئندہ زندگی میں بھائی صاحب مرحوم کو محنتی اور جفاکش انسان بننے کی توفیق دے دی اور مرحوم عمر بھر تجارت کے کاروبار میں مستعدی سے مصروف رہے دنیوی کاموں کے ساتھ ساتھ بھائی صاحب مرحوم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو بھی ہمیشہ مدنظر رکھا اور اسے بشوق دلی جذبہ و عمل کے ساتھ سرانجام دیتے رہے صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے دعا گو اور دعاؤں کی قبولیت پر بڑا یقین رکھتے تھے۔ تبلیغ دین کا خاص شوق تھا۔ مرحوم جس دوست کے پاس تشریف لے جاتے یا جو کوئی آپ کے پاس آتا موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے کمال حکمت سے اس تک پیغام حق پہنچاتے۔

محترم بھائی میاں عطا محمد صاحب نوجوانی کی عمر سے ہی جماعت احمدیہ بنگہ میں امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت بھی رہے۔ جس کے باعث مرحوم نے مقامی مسجد احمدیہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا اور اس کام کو لمبا عرصہ سرانجام دیتے چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد صدر نامزد کئے گئے اور ملک تقسیم تک برابر اسی عہدہ پر سرفراز رہے۔ تقسیم ملک کے بعد جڑانوالہ شہر میں آباد ہوئے تو بھائی صاحب پہلے سیکرٹری مال مقرر ہوئے اور پھر محترم جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی کے وفات پا جانے پر جماعت کے امیر منتخب کئے گئے اور وفات کے وقت تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔ مرحوم نظام جماعت کی اہمیت کو خوب سمجھتے تھے بار بار مرکز میں تشریف لے جاتے خلیفۂ وقت اور دیگر واجب العزت بزرگوں سے ملاقات کرتے کبھی کبھی دن قیام کرنے کے بعد جب مرکز سے واپس جڑانوالہ تشریف لاتے تو یوں محسوس ہوتا کہ گویا آپ نیا جذبہ اور اخلاص اور قربانی کی روح لے کر مرکز سے لوٹے ہیں۔ احباب جماعت کو مرکزی حالات اور سلسلہ کی تحریکات سے آگاہ کرتے تقسیم ملک سے قبل غالباً ایک دفعہ بھی مرحوم مجلس شوریٰ اور جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کرنے سے محروم نہ رہے۔

قیام پاکستان کے بعد ربوہ میں مشاورت اور جلسہ سالانہ اور دیگر تقاریب کے مواقع پر تشریف لے جاتے۔ مرحوم میں دینی غیرت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی متعدد بار تبادلہ خیالات کر کے غیر متعصب لوگوں کو دلائل احمدیت سے متاثر کیا دینی معلومات کے علاوہ جنرل نالج بھی کافی تھا۔ جن دوستوں کو آپ کی صحبت حاصل رہی ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح گفتگو کے دوران بھائی صاحب مرحوم دین و دنیا کی تاریخ سے آگاہی کا حوالجات کی صورت میں ثبوت بہم پہنچایا کرتے تھے۔

زندگی کے آخری ایام میں محترم بھائی صاحب مرحوم مختلف عوارض سے دوچار رہے۔ گذشتہ چار پانچ سالوں سے دل کا دورہ پڑتا رہا۔

پچھلے سال مرحوم باوجود علالت طبع اور نقاہت کے مشاورت کی پوری کارروائی سے استفادہ کرتے رہے مشاورت کے اختتام پر زیادہ کمزوری محسوس ہونے لگی اور سانس پھولنے لگا جس کی وجہ سے مرحوم اپنے داماد عزیزم مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال کے ہاں ہی قیام پذیر رہ کر علاج کرانے لگے۔

بھائی صاحب مرحوم نے ایک بیوہ اور تین بچیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں تمام شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

محترمہ بھاوجہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر و رضا کے ساتھ ساتھ شفائے کامل عطا فرمائے اور لمبی عمر دے نیز جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار آخر میں ان تمام بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے بھائی جان محترم میاں عطا محمد صاحب بنگوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے سلسلہ میں اس عاجز سے اور ہمارے خاندان کے دیگر افراد سے کسی نہ کسی رنگ میں اظہار ہمدردی کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان تمام مخلصین کو دین و دنیا میں سرفراز کرے اور روحانی نعماء سے انہیں ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین

تقویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خودپسندی مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۷)

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۰۱۷

میں رائے عبدالباسط شاد ولد رائے عبدالحق صاحب قوم کھرل پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد رائے عبدالباسط شاد 43-15.C/6 P.O. PECHS کراچی۔

گواہ شد رائے عبدالقدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی ۲۹۔

گواہ شد چوہدری محمد عبدالوہاب قائد خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی ۲۹۔

مسل ۲۲۰۱۸

میں مجید احمد ولد مسعود احمد خورشید صاحب قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۲۹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اس وقت ۲۰/- روپیہ جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مجید احمد ولد مسعود احمد خورشید صاحب بنگلہ نشانِ رحمت 2/8-202 بلاک ۲ PECHS کراچی ۲۹۔

گواہ شد مسعود احمد خورشید والد موصی

گواہ شد منیر احمد برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۲۰۱۹

میں مقبول بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۹-۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر ۔/۵۰۰ بذمہ خاوند
۲۔ کانٹے ایک تولہ ۔/۶۰۰ روپے
۳۔ مشین سلائی ۔/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مقبول بیگم زوجہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد غلام احمد ولد چوہدری رحمت علی صاحب ۲۷ کینال کالونی بہاولپور۔

گواہ شد۔ عبدالمنان ولد چوہدری نواب دین صاحب مکان ۱/۴ دارالصدر شمالی ربوہ۔

شکریہ احباب

میرے والد حضرت میاں خدابخش صاحب بھیروی صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر احباب جماعت نے جس ہمدردی کا سلوک ہمارے ساتھ کیا ہے اس سے ہم سب کے دلوں پر گہرا اثر ہے۔ میں اپنی اور اپنے اہل خاندان کی طرف سے تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں خاص طور پر مکرم مولوی عبدالستار صاحب ضیغم کا جنہوں نے ابا جان مرحومؓ کی تدفین کے سلسلہ میں میرے ساتھ کماحقہٗ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ امید ہے کہ احباب خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ (میاں محمد ظفر اللہ ایڈمنسٹریٹو آفیسر سٹیٹ بنک آف پاکستان۔ لائلپور)

قرآن کریم کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی کتاب کا فرض یہی ہے کہ وہ خدا کو ملا دے اور خدا کی ہستی کے بارے میں یقین کے درجہ تک پہنچا دے اور خدا کی عظمت اور ہیبت دل میں بٹھا کر گناہ کے ارتکاب سے روک دے ۔۔۔۔۔ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے۔ اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے۔" (چشمہ معرفت)

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم نصیر احمد صاحب معرفت شریف احمد آٹو سینٹر رحیم منزل پلازا سکوائر کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعات ۲، ۳، ۴، ۵/۱۶ واقع محلہ دارالعلوم اور قطعات ۶، ۷/۲ واقع محلہ دارالبرکات مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعات مذکورہ یا لازبیدہ بیگم صاحبہ بیوہ کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) منیر احمد صاحب (۲) شریف احمد صاحب پسران مرحوم (۳) شکیلہ اختر صاحبہ (۴) ناصرہ پروین صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعات ۲، ۳، ۴، ۵/۱۶ واقع محلہ دارالعلوم اور قطعات ۶، ۷/۲ واقع محلہ دارالبرکات زبیدہ بیگم صاحبہ بیوہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری سجاد احمد صاحب ساجد (ابن محترم چوہدری حاجی برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوٹھ سردار محمد ضلع نوابشاہ) کا نکاح مکرمہ نجمہ سلطانہ صاحبہ بنت محترم چوہدری سلطان احمد صاحب آف سلطان آباد ضلع سانگھڑ سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ ۲۹ مارچ کو محترم چوہدری حاجی برکت علی صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور ثمراتِ حسنہ سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم از لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ)

ایک ضروری گزارش

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ماہ مارچ کی رپورٹ کارگزاری جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بازیافتہ نقدی

۲۶ اپریل کو شام پانچ بجے کے قریب خاکسار کو "ایوانِ محمود" کے سامنے سڑک پر سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔

(انور ندیم علوی۔ ایڈیٹر دھڑکن ایوان محمود۔ ربوہ)

قائدین مجالس کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک ان کا چندہ مرکز میں پہنچ جایا کرے

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کے نزدیک حقیقی ایمان وہی ہے جس کی بنیاد بصیرت پر ہو

جو شخص بغیر تحقیق کے کسی بات کو مان لیتا ہے وہ قرآنی اصطلاح میں اندھا اور بہرہ ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم کی متعدد آیات میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ایمان دلائل اور براہین پر مبنی ہونا چاہیئے نہ کہ وہم اور گمان پر۔ چنانچہ سورۃ احقاف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (احقاف ع۱) یعنی مجھے بتاؤ تو سہی کہ خدا کے سوا جن وجودوں کو تم پکارتے ہو کیا اُن میں کوئی حقیقت بھی ہے؟ اگر ہے تو مجھے بتاؤ کہ انھوں نے زمین میں سے کس چیز کو پیدا کیا ہے؟ یا یہ ثابت کرو کہ آسمانی بادشاہت میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ اگر تم سچے ہو تو اس کے لئے یا تو قرآن سے پہلے کسی آسمانی کتاب سے دلیل پیش کرو یا اپنے باپ دادا کی بتائی ہوئی کسی علمی بات کو ہی پیش کرو یعنی تمہارے مشرکیہ مسائل نہ تو کسی آسمانی کتاب سے ثابت ہیں نہ کسی علمی دلیل سے ثابت ہو سکتے ہیں۔ پھر ان پر ایمان لانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ اسی طرح فرماتا ہے اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ (روم ع۴) یعنی کیا اللہ تعالیٰ کے شریک قرار دینے کی کوئی دلیل بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مہیا کی ہو۔ اور وہ شرک کی صداقت پر گواہ ہو۔ اگر ایسا نہیں تو پھر بے دلیل بات کو یہ لوگ کس طرح مان رہے ہیں۔ اسی طرح فرماتا ہے قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ٥ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۔ (انعام ع۱۸) یعنی کفار سے کہہ دو کہ کیا تمہارے پاس اپنے دعاوی کی کوئی دلیل بھی ہے جسے تم ہمارے سامنے پیش کر سکو۔ تمہارے پاس ہرگز کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ تم صرف وہم کی پیروی کرتے ہو اور ڈھکوسلے مار رہے ہو۔ پھر فرماتا ہے کہ اے ہمارے رسول اِن سے یہ بھی کہو کہ اللہ تو وہ باتیں اپنے بندوں سے منواتا ہے جن کے دلائل مکمل طور پر موجود ہوتے ہیں۔ پس جو بات بلا ثبوت ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا (انعام ع۱۳) یعنی تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کھلے کھلے دلائل آ چکے ہیں۔ اب جو شخص اِن دلائل کو دیکھے گا وہ فائدہ اٹھائے گا اور جو نہیں دیکھے گا وہ نقصان اٹھائے گا۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی ایمان کو حقیقی ایمان قرار دیا ہے جس کی بصیرت پر بنیاد ہو اور جسے کھلی آنکھوں اور کھلے کانوں کے ساتھ اختیار کیا گیا ہو۔ اگر کوئی شخص بغیر تحقیق کے کسی بات کو مان لیتا ہے اور حقیقی شعور اسے حاصل نہیں ہوتا تو قرآنی اصطلاح میں وہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود اندھا اور بہرہ ہوتا ہے کیونکہ نہ تو اسے دین پر ثبات حاصل ہوتا ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے قرب کی برکات سے اُسے کوئی حصہ ملتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ ۲
تفسیر سورہ الفرقان)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

چندہ عام / حصہ آمد / چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندے ہیں ان کی باشرح ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں

ناظر
بیت المال آمد ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء کو فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ جب وہ انسان کے لئے برکات اور رحمتوں کے سامان پیدا کرتا ہے اور انسان کی عاجز قربانیوں کو قبول کرتا ہے۔ تو وہ لوگ جو زمین کی پستیوں کی طرف جھکنے والے اور آسمانی رفعتوں سے بے خبر ہیں وہ حسد کی آگ بھڑکاتے ہیں اور حسد کی یہ آگ ایک عقلمند مومن مسلم کے لئے یہ دلیل مہیا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کیا۔"

اے مخلصین جماعت احمدیہ! اللہ تعالیٰ کا فرمان برحق ہے۔ قربانیوں میں اپنا قدم آگے سے آگے بڑھائیے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے وعدوں کی بروقت ادائیگی کریں۔ جزاکم اللہ خیراً فی الدنیا والاخرۃ۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ڈینٹل سرجن کی ضرورت

مغربی افریقہ کے ایک ملک میں ایک کلینک کے لئے ایک ڈینٹل سرجن کی ضرورت ہے خواہشمند دوست دفتر مجلس نصرت جہاں سے رابطہ قائم کریں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایک اور اعزاز

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے متعلم عزیز عبدالکریم خالد صاحب نے گورنمنٹ حمایت اسلام لاء کالج لاہور کی کل پاکستان بین الکلیاتی سیرت کانفرنس منعقدہ ۲۲ اپریل ۱۹۷۵ء میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز کالج اور عزیز موصوف کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

(سلطان محمود شاہد پروفیسر انچارج کالج یونین)

هُوَ الشَّافِي
بواسیر PILES
کی کامیاب دوا
پائلز کیور PILES CURE.
استعمال کیجئے اور مستقل آرام پائیے۔
قیمت مکمل کورس ۱۰/- نمونہ کی خوراک مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
تقسیم کنندگان
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴